بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ✦ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۷۲/۳۷ | بدھ ۳ رمضان المبارک ۱۴۰۳ھ ۱۵ احسان ۱۳۶۲ ہش ۱۵ جون ۱۹۸۳ء | نمبر ۱۳۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خصوصی دُعا کی درخواست

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ رقم فرماتی ہیں :-

"میری بھتیجی امۃ الحمید سلمہا بنت حضرت مرزا بشیر احمد صاحب جو مکرم نواب محمد احمد خان مرحوم کی بیگم ہیں کئی دنوں سے بیمار ہیں اور کراچی ہسپتال میں داخل ہیں۔ اب حالت بہت تشویشناک ہوگئی ہے۔ نیم بیہوشی کی حالت طاری ہے۔

احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی خصوصی درخواست ہے اللہ تعالیٰ عزیزہ کو صحت دے اور جملہ عوارض سے نجات دیکر کامل شفایابی سے نوازے آمین"

مرکزِ سلسلہ ربوہ میں رمضان المبارک کے دوران قرآن و حدیث کے درس کا انعقاد

قرآنِ کریم کے درس کا افتتاح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے بسم اللہ کی تفسیر سے کیا

حدیث کے درس کا افتتاح مولانا عبدالمالک خان صاحب نے کیا۔ احباب و خواتین کی بڑی تعداد میں شرکت

ربوہ ۱۳ احسان/جون۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں مسجد مبارک میں بعد از نماز عصر ماہِ رمضان المبارک کے درس القرآن کا افتتاح فرمایا۔

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا کہ آج یکم رمضان المبارک ہے اور آج سے قرآن کریم کا درس شروع ہوگا اور اس مہینے میں حسب معمول قرآن کریم ختم کر لیا جائے گا۔ حضور نے فرمایا کہ میں نے اس درس کا افتتاح کرنے کے لئے قرآن کریم کی سب سے پہلی آیت یعنی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا انتخاب کیا ہے۔ باقی درس محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد دیں گے۔

حضور ایدہ اللہ نے اس آیت میں موجود الفاظ کے مختلف معانی لغت کے حوالے سے بیان فرمائے اور بتایا کہ بسم اللہ کے حرف ب کے ساتھ کسی فعل کو منسلک نہ کر کے بسم اللہ کا دائرۂ زندگی کے ہر شعبے پر حاوی کر دیا گیا ہے کہ دنیا کا ہر فعل جو بھی شخص کرتا ہے وہ اللہ کے نام کے ساتھ شروع کرے

حضور نے فرمایا داعی الی اللہ بننے سے پہلے سب سے پہلے بسم اللہ کو سمجھنا اور اس پر عمل کرنا ضروری ہے کیونکہ بسم اللہ پڑھنے والا یہ اعلان کرتا ہے کہ میں اللہ والا ہو گیا ہوں۔ اس کی ذات کا نشان مجھ پر ثبت ہو گیا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے قریباً نصف گھنٹہ تک اس آیت کی تفسیر جاری رکھی اور اختتام پر دعا کروائی۔ جس کے بعد چار بجکر پچپن منٹ پر حضور تشریف لے گئے اور درس کا باقی سلسلہ محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت نے جاری رکھا۔

درسِ حدیث

مسجد مبارک میں رمضان المبارک کے ایام میں نماز فجر کے بعد درس حدیث دیا جاتا ہے۔ یکم رمضان المبارک کو صبح نماز فجر کے بعد اس درس کا افتتاح محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے کیا۔ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات میں سے حدیث کا مرتبہ بیان کیا۔ بعد ازاں محترم مولانا محمد شفیع اشرف صاحب نے درس دیا اور ایک حدیث رمضان المبارک کی عظمت و اہمیت کے بارے میں پیش کی۔

ہر دو درسوں میں اہل ربوہ کی بڑی تعداد شرکت کرتی ہے۔ خواتین کے لئے بھی پردے کا انتظام ہوتا ہے۔ امسال قریباً نصف مسجد خواتین کے لئے مخصوص تھی۔

ٹائپ اور شارٹ ہینڈ کی ضرورت ہر پڑھے لکھے خادم کو پیش آسکتی ہے۔ نائب مہتمم صنعت و تجارت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

جماعتہائے احمدیہ غانا کی تحریک جدید میں نمایاں قربانی

پونے تین لاکھ روپے کے وعدے

برادرم مکرم عبدالوہاب آدم صاحب امیر و مبلغ انچارج غانا کی تازہ رپورٹ کے مطابق خدا کے فضل سے ۵۸۱ افراد نے ۵۷۷۰۵ سیڈی یعنی قریباً پونے تین لاکھ روپے کا وعدہ کیا ہے۔ ۲۳ مجاہدین نے معاونین خصوصی کی صف میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کی ہے۔ جو نئے احباب صف اوّل میں شامل ہوئے ہیں۔ ان کے اسماء خاص دعا کے لئے ذیل میں پیش ہیں۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جملہ مخلصین کے اموال و نفوس میں بے حد برکت ڈالے اور انہیں بیش از بیش قربانیوں کی توفیق دیتا چلا جائے۔

مکرم ڈاکٹر خواجہ وحید احمد صاحب	۳،۰۰۰	سیڈی
محترمہ مسز " " "	۳،۰۰۰	"
مکرم ڈاکٹر نصیر احمد مبشر صاحب	۲،۰۰۰	"
" شفیق احمد قیصر صاحب	۲،۰۰۰	"
" محمد اکرم صاحب	۱،۵۰۰	"
محترمہ مسز سلیمہ اختر صاحبہ	۱،۵۰۰	"
مولینا عبدالوہاب آدم صاحب	۴۰۰	"
مسز مریم وہاب صاحبہ	۲۵۰	"

وکیل المال (ثانی) تحریک جدید

ملاقات کے سلسلہ میں ضروری اعلان

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ رمضان المبارک کے دوران انفرادی اور اجتماعی ملاقاتیں بند رہیں گی۔ احباب جماعت نوٹ فرمالیں۔ (پرائیویٹ سیکرٹری)

سالانہ اجتماع

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

۲۱، ۲۲، ۲۳ اکتوبر

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے امسال سالانہ اجتماع لجنہ مرکزیہ کے لئے ۲۱، ۲۲، ۲۳ اکتوبر کی تاریخوں کی منظوری عنایت فرمائی ہے تمام لجنات کو اجتماع کی ہدایات و پروگرام کی کاپیاں بھجوا دی گئی ہیں ہر شہر، گاؤں اور قصبہ میں جہاں لجنہ کی تنظیم قائم ہے اجتماع میں نمائندگی لازمی ہو گی۔ لجنہ کی ذمہ دار ممبرات اور ناصرات کو اپنے ہمراہ لائیں اور مرکز پہنچنے پر آنیوالی بچیوں اور ممبرات کے نام دفتر لجنہ مرکزیہ میں درج کرائیں اور ٹکٹ حاصل کریں۔ جس لجنہ کی صدر خود اجتماع میں شامل نہ ہو سکیں وہ اپنا نمائندہ بنا کر بھجوائیں۔

ہر ضلع کی صدر کا اجتماع میں شامل ہونا نہایت ضروری ہے ہر صدر ضلع ربوہ پہنچ کر اپنے ضلع کی مجالس کی نمائندگان سے رابطہ رکھے اور بہتر ہوگا کہ وہ خود اپنے ضلع کے نمائندگان کے ٹکٹ جاری کروا کر اپنی ذمہ داری پر تقسیم کرے اگر ایسا ممکن نہ ہو تو وہ دفتر پہنچ کر اپنی نمائندگان کی تعداد چیک کرے ہر پچیس ممبرات پر ایک کو نمائندگی مل سکتی ہے صدر اس تعداد میں شامل ہے۔ نمائندگی دیتے وقت چندہ دہندگان کی تعداد کو مدنظر رکھا جائے گا۔ اپنی لجنہ میں اس کا اعلان کرنا صدر کی ذمہ داری ہے کہ کوئی زائر بغیر تصدیق کے نہ آئے۔ زائرات جتنی چاہیں آسکتی ہیں لیکن ان کے قیام و طعام کی ذمہ داری بھی اسی صورت میں لجنہ مرکزیہ پر ہوگی جبکہ اس کے پاس مقامی لجنہ کی صدر کی تصدیق ہو اور آنے سے قبل اطلاع بھی ہو۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴، پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقامِ اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ۔ قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۲ رمضان المبارک ۱۴۰۳ھ

۱۵ احسان ۱۳۶۲ ہش

تاریکیوں پر چھانے والی تاریکیاں

اور

ان کا ناگزیر ردِّ عمل

اللہ تعالیٰ جب اپنے کسی مامور کو اصلاحِ خلق کی غرض سے مبعوث فرماتا ہے تو سعید الفطرت لوگ اس پر ایمان لا کر اس کے اعیان و انصار میں داخل ہو جاتے ہیں گو ابتداء میں وہ تھوڑے ہی ہوتے ہیں۔ برخلاف اس کے گمراہ لوگوں کی غالب اکثریت اس مامور من اللہ کا انکار کر کے اس کی مخالفت پر کمربستہ ہو جاتی ہے۔ اس طرح حق و باطل کے درمیان ایک مقابلہ کی کیفیت رونما ہوئے بغیر نہیں رہتی۔

اس کے مقابلہ میں بظاہر نظر یہی آتا ہے کہ باطل اپنے ماننے والوں کی کثرتِ تعداد اور وسائل کی بہتات کے باعث حق پر غالب آجائے گا اور نعوذ باللہ اسے کالعدم کر کے رکھ دے گا لیکن ہمیشہ ہوتا اس کے الٹ ہی ہے۔ بالآخر حق اپنی ظاہری کمزوری کے باوجود غالب آتا ہے اور باطل اپنی تمام تر مادی طاقت کے باوجود مغلوب ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ حق و باطل کے اس بے جوڑ مقابلہ کے دوران زمین و آسمان ہی مامور من اللہ کی صداقت کو آشکار نہیں کر رہے ہوتے بلکہ خود اہلِ باطل اپنی تمام تر مخالفت کے باوجود اپنی حالت سے اس کی صداقت کا ایک بیّن ثبوت مہیا کر رہے ہوتے ہیں۔

ہوتا یہ ہے کہ حق کا انکار کرنے کے بعد اہلِ باطل اہلِ حق کی نقل کرتے ہوئے اپنی دانست میں جو نیک اعمال بجالاتے ہیں ان کا نتیجہ وہ نہیں نکلتا جو نکلنا چاہیئے بلکہ وہ حسِ ظلمت میں پڑے ہوتے ہیں۔ ظاہری نیک اعمال بجالانے کے باوجود اس میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے ان کے لئے اندھیرے اور زیادہ گہرے اور گھمبیر ہو جاتے ہیں برخلاف اس کے اہلِ حق ایمان لانے کے بعد جس ظلمت سے نکل کر نور میں آتے ہیں اعمالِ صالحہ بجالانے کے نتیجہ میں ان کے اس نور میں مسلسل اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ جہاں مومنوں کے اعمالِ صالحہ اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ہو کر نتیجہ خیز ثابت ہو رہے ہوتے ہیں وہاں منکروں کے ظاہری نیک اعمال اکارت جانے کے باعث برعکس نتیجہ بنا رہے ہوتے ہیں۔ اس طرح ایک طرف نور میں اور دوسری طرف ظلمت میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں اس صورتِ حال اور اس کی وجہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۚ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓـُٔهُمُ الطَّاغُوْتُ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ؕ

(البقرہ آیت ۲۵۸)

ترجمہ:۔ اللہ ان لوگوں کا دوست ہے جو ایمان لاتے ہیں وہ انہیں اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لاتا ہے اور رہے حق کا انکار کرنے والے سو ان کے دوست شیطان ہیں وہ انہیں روشنی سے نکال کر تاریکیوں کی طرف لے جاتے ہیں۔

سو گویا جس طرح مومنوں کے اعمالِ صالحہ کے نتیجہ میں ان کے لئے روشنی بڑھ رہی ہوتی ہے۔ اسی طرح منکروں کے ظاہری نیک اعمال بجالانے کے باوجود ان کی تاریکیوں میں اضافہ ہو رہا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے منکروں کے ظاہری نیک اعمال کے اس انجام کا قرآن مجید میں بڑی تفصیل سے ذکر کیا ہے اور اسے مختلف پیرائے میں واضح فرمایا ہے۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍۢ بِقِيْعَةٍ يَّحْسَبُهُ الظَّمْاٰنُ مَآءً ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَهٗ لَمْ يَجِدْهُ شَيْـًٔا وَّوَجَدَ اللّٰهَ عِنْدَهٗ فَوَفّٰىهُ حِسَابَهٗ ؕ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝

(النور آیت ۴۰)

(مومنوں کے اعمالِ صالحہ کے برعکس) منکروں کے اعمال بیابان کے سراب کی طرح ہیں۔ پیاسا سمجھتا ہے کہ یہ پانی ہے لیکن جب وہاں پہنچتا ہے تو کچھ بھی نہیں پاتا۔ وہ پانی کی بجائے اللہ کی قضا کو اپنے سامنے موجود پاتا ہے اور اللہ اس کا حساب پورا پورا چکا دیتا ہے۔ یاد رکھو اللہ حساب چکانے میں بہت تیز ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ منکروں کے ظاہری نیک اعمال اور ان کے نتائج و اثرات کو گھپ اندھیروں سے تشبیہ دیتے ہوئے مزید فرماتا ہے:۔

اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَّغْشٰىهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ؕ ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ؕ اِذَآ اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا ؕ وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ۝

(النور آیت ۴۱)

ترجمہ:۔ یا پھر ان (منکروں) کے اعمال ان تاریکیوں کی طرح ہیں جو ایک گہرے سمندر پر چھائی ہوتی ہیں جس پر لہریں اٹھ رہی ہوتی ہیں اور ان لہروں پر اور لہریں اٹھ رہی ہوتی ہیں اور ان سب کے اوپر بادل ہوتا ہے۔ یہ ایسی تاریکیاں ہوتی ہیں کہ ان میں سے بعض بعض پر چھائی ہوتی ہیں۔ جب انسان اپنا ہاتھ نکالتا ہے تو باوجود کوشش کے اس کو دیکھ نہیں سکتا۔ اور جس کے لئے اللہ نور نہ بنائے اس کو کہیں سے نور نہیں ملتا۔

ان آیات سے ظاہر ہے کہ منکرین حق بھی اپنی دانست میں نیک اعمال بجالانے کی کوشش تو کرتے ہیں لیکن حق کے انکار اور اس کی مخالفت کا وبال مسلسل ان پر پڑ رہا ہوتا ہے اور ان کے نیک اعمال مسلسل ضائع ہو رہے ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ جن گناہوں اور معاشرتی برائیوں میں ملوث ہوتے ہیں وہ چھٹکارے کی کوشش کے باوجود پھیلتی اور بڑھتی ہی چلی جاتی ہیں۔ یہاں تک کہ وہ گھبرا اٹھتے ہیں کہ ان سے چھٹکارا کیسے حاصل کریں۔ تاریکی پر تاریکی چھا رہی ہوتی ہے اور ان تاریکیوں سے نکلنے کا راستہ نظر آنہیں رہا ہوتا نتیجۃً مایوسی بڑھ رہی ہوتی ہے اور انہیں اندر ہی اندر گھن کی طرح کھا رہی ہوتی ہے۔ یہ صورتِ حال از خود اس امر کو آشکار کر رہی ہوتی ہے۔ کہ وہ حق پر نہیں ہیں۔ حق انہیں کے ساتھ ہے جنہیں مامور من اللہ کی آواز پر لبیک کہنے اور تاریکیوں سے نکل کر نور میں آنے کی توفیق ملی ہے اور ان کے اس نور میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ یہ صورتِ حال بجائے خود اس مامور من اللہ کی صداقت کا ایک بیّن ثبوت فراہم کر رہی ہوتی ہے اور اندر ہی اندر اپنا اثر دکھا رہی ہوتی ہے اور لوگ اس صورتِ حال سے متاثر ہو کر حق کی طرف مائل ہو رہے ہوتے ہیں۔ حتیٰ کہ ایک وقت آتا ہے کہ وہی لوگ جو پہلے حق کو مٹانے کے درپے تھے اس طرف بے اختیار کھنچے چلے آتے ہیں۔

یہی کچھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثتِ مبارکہ کے وقت ہوا۔ کفارِ مکہ نے نعوذ باللہ اسلام کو مٹانے کے لئے کیا کچھ زور نہیں لگایا لیکن وہ جس تاریکی میں پڑے ہوئے تھے وہ بڑھتی ہی چلی گئی۔ تاریکیوں پر مزید تاریکیاں چھاتی چلی گئیں اس پر مستزاد یہ کہ شکوک و شبہات اور بے یقینی کے بادل چھا چھا کر ان تاریکیوں اور زیادہ بھیانک بناتے چلے گئے یہاں تک کہ وہ وقت آگیا کہ جب اندھیروں میں بھٹکنے اور بھٹکنے پر مصر رہنے والے دوڑ دوڑ کر اسلام کی روشنی کی طرف آنے لگے۔ اور پھر آتے ہی چلے گئے۔ اس طرح يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا کی پیشگوئی کو بڑی شان کے ساتھ پورا ہوتے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نماز میں پراگندہ خیالات سے بچنے

اور توجہ و سوز پیدا کرنے کے طریق

(مکرم عبد الماجد صاحب طاہر۔ جامعہ احمدیہ ربوہ)

نماز روحانی ترقیات کا منبع ہے۔ خدا تعالیٰ کے قرب کا ذریعہ ہے نماز اعلیٰ مدارج حاصل کرنے کا سبب بنتی ہے۔ نماز میں حمد ہی حمد ہے استغفار بھی ہے اور درود شریف بھی ہے۔ نماز تمام وظائف اور اوراد کا مجموعہ ہے۔ پس نماز جس شان کی عبادت ہے اس کو اسی شان سے ادا کرنا چاہیئے۔

نماز پڑھتے وقت انسان کی جو حالت و کیفیت ہونی چاہیئے اس کا ایک بہت ہی پیارا نقشہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں کھینچا ہے۔ حضورؐ فرماتے ہیں کہ نماز ادا کرتے ہوئے تمہاری یہ حالت ہونی چاہیئے کہ گویا تم خدا کو دیکھ رہے ہو پھر اگر خدا کو نہ دیکھ سکو تو کم از کم اتنا تو یقین ہو کہ خدا تم کو دیکھ رہا ہے اور میرے دل کے تمام خیالات پڑھ رہا ہے۔ حدیث کے الفاظ اس طرح آتے ہیں۔

"اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ وَاِنْ لَّمْ تَکُنْ تَرَاہُ فَاِنَّہٗ یَرٰیکَ"

اس عظیم الشان عبادت کی عظیم الشان رنگ میں ادائیگی کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض ہدایات بھی دی ہیں مثلاً نماز میں ٹانگیں ڈھیلی چھوڑنے یا سہارا لگانے یا کہنیاں سجدہ کے وقت زمین پر ٹیکنے سے منع فرمایا۔ نیز نماز میں ادھر اُدھر دیکھنے، نظر پھیرانے، بات کرنے یا باہر والے کی بات کی طرف توجہ کرنے سے بھی منع فرمایا اسی طرح بلاوجہ کھانسنے اور ادھر اُدھر ہلنے سے سے بھی منع فرمایا ہے۔ اور اسی قسم کے اور کام جو نماز کے فعل میں خلل ڈالیں وہ بھی منع ہیں۔ اور اس کے بالمقابل رکوع میں کمر سیدھی رکھنے۔ حالت قیام اور حالت رکوع میں ٹانگوں کو سیدھا رکھنے اور قعدہ کے موقع پر دائیں پاؤں کی انگلیوں کو قبلہ رخ رکھ کر پاؤں کھڑا رکھنے کا حکم دیا۔ کیونکہ یہ سب امور چستی اور ہوشیاری پیدا کرتے ہیں اور نیند اور اونگھ اور غفلت دور کرتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نماز کی اس کیفیت کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"نماز کو سنوار سنوار کر اور سمجھ سمجھ کر پڑھو اور مسنون دعاؤں کے بعد اپنے لیے اپنی زبان میں بھی دعائیں کرو اس سے تمہیں اطمینانِ قلب حاصل ہوگا اور سب مشکلات خدا تعالیٰ چاہے گا تو اس سے حل ہو جائیں گی نماز یادِ الٰہی کا ذریعہ ہے۔ اسی لیے فرمایا

"اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ"

(ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۲۳۲)

نیز فرمایا:۔

"نماز جو پنج وقت ادا کی جاتی ہے اسمیں یہی ارشاد ہے کہ اگر وہ نفسانی جذبات اور خیالات سے اُسے محفوظ نہ رکھے گا تب وہ سچی نماز ہرگز نہ ہوگی۔ نماز کے معنی ٹکریں مار لینے اور رسم اور عادات کے طور پر ادا کرنے کے ہرگز نہیں نماز وہ شے ہے جسے دل بھی محسوس کرے کہ روح پگھل کر خوفناک حالت میں آستانہ الوہیت پر گر پڑے جہاں تک طاقت ہے رقت پیدا کرنے کی کوشش کرے اور تضرع سے دعا مانگے کہ شوخی اور گناہ جو اندر نفس میں ہیں وہ دور ہوں اس قسم کی نماز بابرکت ہوتی ہے اور اگر وہ اس پر استقامت کرے گا تو دیکھے گا کہ رات کو یا دن کو ایک نور اس کے قلب پر گرا ہے اور شوخی نفسِ امارہ کی کمی ہو گئی ہے۔"

(الحکم ۲۴ مئی ۱۹۰۴ء)

اسی ضمن میں حضرت المصلح الموعود فرماتے ہیں:۔

"پس اسی غرض کو پورا کرنے کے لیے اسلام نے یہ حکم دیا ہے کہ نماز سے کچھ عرصہ قبل اذان ہونی چاہیئے جسے سُن کر مسلمانوں کو اپنے کاروبار ترک کر کے نماز کی تیاری شروع کر دینی چاہیئے۔ اسیطرح یہ کہ نماز سے قبل وضو کرنا چاہیئے۔ پھر مسجد میں جاکر یا گھر میں سنتیں پڑھنی چاہئیں۔ پھر مسجد میں امام کے انتظار میں ذکرِ الٰہی کرنا چاہیئے۔ ان سب کاموں سے ظاہری اور باطنی سستی دور ہوتی ہے۔ کیونکہ خیالات میں پراگندگی اور سستی اس وجہ سے پیدا ہوتی ہے کہ دھیان کسی اور طرف ہو۔ مگر جو شخص نماز سے پہلے اپنا کاروبار ترک کر دے گا اس کے خیالات جو تجارتی یا دوسرے کاروبار کی وجہ سے یا گھر کے جھگڑوں یا فکروں کی وجہ سے پراگندہ ہو رہے تھے۔ آہستہ آہستہ نماز اور عبادت کی طرف پھر جائیں گے۔ پھر مسجد میں جانے اور سنتیں پڑھنے اور ذکرِ الٰہی کرنے کی وجہ سے وہ دوسری تمام طرفوں سے ہٹ کر عبادت اور نماز کی طرف منتقل ہو جائیں گے اور وہ تمام ذرائع مہیا ہو جائیں گے جن کی وجہ سے نماز میں خیالات کی یکسوئی پیدا ہو سکتی ہے۔

(تفسیر کبیر سورۃ بقرہ جزاول صفحہ ۱۰۷)

پس انسان کی وہ نمازیں جو شبہات اور وساوس میں مبتلا ہیں اللہ کے حضور کھڑی نہیں ہوتیں اللہ تعالیٰ نے متقین کی صفات بیان کرتے ہوئے یَقُوْمُوْنَ نہیں فرمایا بلکہ یُقِیْمُوْنَ فرمایا ہے یعنی جو حق ہے اس کے ادا کرنے کا اس طریق سے ادا کی جائے یقیمون الصلوٰۃ کے مختلف معانی میں سے ایک معنی یہ بھی ہیں کہ وہ (متقی) نماز کو ہوشیاری اور چستی کی حالت میں ادا کرتے ہیں۔ انہیں معنوں کی مزید وضاحت کرتے ہوئے اور منفی پہلو کو لیتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ الَّذِیْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ

(الماعون: ۵-۶)

یعنی ان نمازیوں پر خدا کا عذاب نازل ہوگا جو اپنی نمازوں میں غفلت برتتے ہیں۔ یعنی نماز تو پڑھتے ہیں مگر ان کے دلوں میں پوری رغبت اور چستی نہیں ہوتی اسی طرح ظاہری سستی اور غفلت کی طرف اس آیت میں اشارہ فرمایا:۔

وَلَا یَاْتُوْنَ الصَّلٰوۃَ اِلَّا وَهُمْ کُسَالٰی۔ (توبہ: ۵۴)

وہ جب بھی نماز پڑھتے ہیں ان پر سستی اور غفلت غالب ہوتی ہے۔ اسی طرح فرمایا:۔

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ وَاَنْتُمْ سُکٰرٰی حَتّٰی تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ۔

(النساء: ۴۴)

یعنی اے مومنو! جبکہ تمہارے خیالات پراگندہ ہوں نماز کے قریب مت جاؤ بلکہ اسی وقت نماز پڑھو جبکہ تم جانتے ہو کہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ یعنی دماغی پراگندگی یا سستی کی حالت میں انسان نہیں جانتا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔ اور اس کی نماز خراب ہو جاتی ہے۔ ایسی حالت میں نماز پڑھنی چنداں مفید نہیں ہوتی۔

اب اس آیت کا یہ ہرگز مطلب نہیں کہ خیالات پراگندہ ہوں تو نماز نہیں پڑھنی بلکہ مُراد یہ ہے کہ تم ہمیشہ اپنے خیالات کو پراگندگی سے بچاؤ اور ذہنی بیداری اور چستی پیدا کرو اور جو باتیں پراگندگی کو پیدا کرنے والی ہیں ان کو دور کرو۔ اور اپنے ذہن میں یہ معیار پیدا کرو کہ صحیح نماز وہی ہوتی ہے جس میں خیالات پراگندہ نہ ہوں۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ پراگندہ خیالات، وساوس اور شبہات کو کیسے دور کیا جائے تو اس کا جواب یہ ہے۔

۱۔ ہمیشہ موت کو یاد رکھو

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں ایک شخص نے عرض کیا کہ مجھے نماز میں لذت نہیں آتی فرمایا:۔

"موت کو یاد رکھو۔ یہی سب سے عمدہ نسخہ ہے۔ دنیا میں انسان جو گناہ کرتا ہے اس کی اصل جڑ یہی ہے کہ اس نے موت کو بھلا دیا ہے۔ جو شخص موت کو یاد رکھتا ہے وہ دنیا کی باتوں میں بہت تسلی نہیں پاتا۔ لیکن جو شخص موت کو بھلا دیتا ہے اس کا دل سخت ہو جاتا ہے اور اس کے اندر طول اَمل پیدا ہو جاتا ہے اور وہ لمبی لمبی امیدوں کے منصوبے اپنے دل میں باندھ دیتا ہے۔ دیکھنا چاہیئے کہ جب کشتی میں کوئی بیٹھا ہو اور کشتی غرق ہونے لگے تو اس وقت دل کی کیا حالت ہوتی ہے۔ کیا ایسے وقت میں انسان گناہگاری کے خیالات دل میں لا سکتا ہے؟"

(الحکم ۲ اگست ۱۹۰۷ء)

۲۔ صدق دل سے رجوع الی اللہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"جن لوگوں کو خدا کی طرف پورا التفات نہیں ہوتا انہی کی نماز میں بہت وساوس آتے ہیں دیکھو ایک قیدی جبکہ ایک حاکم کے سامنے کھڑا ہوتا ہے۔ تو کیا اس وقت اس کے دل میں کوئی وسوسہ گزر جاتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ وہ ہمہ تن حاکم کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اس فکر میں ہوتا ہے کہ ابھی حاکم کیا حکم سناتا ہے۔ اس وقت وہ اپنے وجود ہی بالکل بے خبر ہوتا ہے ایسا ہی جب صدقِ دل سے انسان خدا کی طرف رجوع کرے اور سچے دل سے اس کے آستانہ پر گرے تو کیا مجال کہ شیطان وساوس ڈال سکے۔"

(بدر ۱۶ جنوری ۱۹۰۸ء)

کثرتِ دُعا

نماز میں دعاؤں کی کثرت سے بھی خیالات میں یکسوئی پیدا ہوتی ہے اور انسان کو اطمینانِ قلب حاصل ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک شخص کے سوال پر فرمایا:۔

"نماز اصل میں دعا ہے۔ نماز کا ایک لفظ جو انسان بولتا ہے وہ نشانہ دعا کا ہوتا ہے اگر نماز میں دل نہ لگے تو پھر عذاب کے لیے تیار رہے۔ کیونکہ جو شخص دعا نہیں کرتا وہ سوائے اس کے کہ ہلاکت کے نزدیک خود جاتا ہے اور کیا ہے۔ ایک حاکم جو بار بار اس امر کی ندا کرتا ہے کہ جو دکھیا ہوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں ان کا دکھ اٹھاتا ہوں۔ مشکل والوں کی مشکل حل کرتا ہوں۔ میں بہت رحم کرتا ہوں۔ بیکسوں کی امداد کرتا ہوں لیکن ایک شخص جو کہ مشکل میں مبتلا ہے اس کے پاس سے گزرتا ہے اور اس کی ندا کی پرواہ نہیں کرتا نہ اپنی مشکل بیان کر کے طلب امداد کرتا ہے تو سوائے اسکے کہ وہ تباہ و برباد ہو اور کیا ہوگا یہی حال خدا تعالیٰ کا ہے کہ وہ تو ہر وقت انسان کو آرام دینے کے لیے تیار ہے بشرطیکہ کوئی اس سے درخواست کرے۔ قبولیت دعا کے لیے ضروری ہے کہ نافرمانی سے باز رہے اور دعا بڑے زور سے کرے کیونکہ پتھر پر پتھر زور سے پڑتا ہے تب آگ پیدا ہوتی ہے۔

(الحکم ۱۷ جولائی ۱۹۰۴ء)

۴۔ نماز کے لیے مخصوص مقامات کی تعیین

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے نماز میں خیالات روکنے سے متعلق ایک طریق یوں بیان فرمایا ہے۔

حضور فرماتے ہیں۔

"انسان کا خاصہ ہے کہ جب وہ ایک بات کو دیکھتا ہے تو اس سے دوسرے کا خیال پیدا ہو جاتا ہے۔ مثلاً ایک شخص زید سے ملتا ہے تو اس کے دوست بکر کے متعلق بھی اس سے پوچھتا ہے۔ حالانکہ بکر اس کے سامنے نہیں ہوتا۔ مگر زید کو دیکھ کر ہی اُسے بکر بھی یاد آجاتا ہے تو انسان کے دماغ کی فطرت ہی ایسی ہے کہ جب ایک چیز اس کے سامنے آئے تو اس سے متعلق رکھنے والی دوسری چیزوں کی بھی اُسے یاد آجاتی ہیں۔ پس اگر انسان ایک ایسی جگہ نماز ادا کرے جس کا خاص نماز سے تعلق نہ ہو تو اُسے کوئی خاص بات یاد نہ آئے گی مگر جب ایسی جگہ نماز پڑھے گا جہاں صبح و شام خدا تعالیٰ کی عبادت کی جاتی ہے اور جو جگہ خدا کا گھر کہلاتی ہے تو اُسے ضرور خیال آئے گا کہ میں اُس خدا کے حضور میں کھڑا ہوں جس کی عبادت کرنے کے لیے یہ جگہ بنائی گئی ہے اور مجھ پر فرض ہے کہ میں سچے دل سے اسکی اطاعت اور فرمانبرداری کروں یہی وجہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمانوں کو چاہیئے کہ اپنے گھروں میں نماز پڑھنے کے لیے ایک خاص جگہ مقرر کر چھوڑیں اور وہاں نماز پڑھنے کے علاوہ اور کوئی کام نہ کریں تاکہ وہاں نماز پڑھتے ہوئے یہ خیال آئے کہ یہ مقام خدا تعالیٰ کی عبادت کرنے کا ہے۔ ممکن ہے کہ آپ میں سے بعض لوگوں کے دلوں میں مسجد میں جا کر بھی کبھی یہ خیال نہ آیا ہو لیکن اب جبکہ مسجد میں نماز پڑھنے کی حکمت معلوم ہو گئی ہے اور یہ خیال لے کر مسجد میں نماز پڑھنے کے لیے جاؤ گے تو آپ کے خیالات فوراً رک جائیں گے اور سکون حاصل ہو گا۔"

(ذکر الٰہی صفحہ ۳۵-۳۶)

خیالات کا مقابلہ کیا جائے:۔

حضرت مصلح موعود نے خیالات روکنے کا ایک طریق یہ بھی بیان فرمایا ہے کہ خیالات کا خوب مقابلہ کیا جائے۔ حضور فرماتے ہیں۔

"اگر انسان خیالات کے آگے گر جائے تو پھر وہ اس کا پیچھا نہیں چھوڑیں گے لیکن اگر مقابلہ کرے اور کہے کہ ہرگز نہیں آنے دونگا تو وہ رک جاتے ہیں۔ اس لیے چاہیئے کہ خیالات کا خوب مقابلہ کیا جائے اور جب کوئی خیال آنے لگے تو فوراً اسکو روک دیا جائے مثلاً کسی کو خیال آنے لگے کہ میرا بچہ بیمار پڑا ہے اب اسکی کیا حالت ہو گی تو فوراً یہ کہہ کر روک دے کہ اگر میں یہ خیال دل میں لاؤں گا تو بچہ اچھا نہیں ہو جائے گا اور اگر نہیں لاؤں گا تو زیادہ بیمار نہیں ہو جائے گا اس لیے میں یہ لاتا ہی نہیں۔ اسی طرح ہر ایک بات کے متعلق کرے حتیٰ کہ ایسے خیالات پر قابو ہو جاوے۔"

(ذکر الٰہی صفحہ ۴۵)

نیز فرمایا:۔

"اگر کسی رکعت میں کوئی خیال پیدا ہو تو دیکھنا چاہیئے کہ کس عبارت کے پڑھتے وقت وہ خیال پیدا ہوا ہے۔ جب یہ معلوم ہو جائے تو اسی جگہ سے پھر پڑھنا شروع کر دینا چاہیئے۔ اس طرح کرنے سے جب نفس یہ دیکھے گا کہ یہ تو خدا کی طرف ہی جھک رہا ہے اور میری نہیں مانتا تو انتشار پیدا کرنے سے رک جائے گا اور سکون حاصل ہو جائے گا۔"

(ذکر الٰہی صفحہ ۴۷-۴۸)

۶۔ ایک دردمندانہ التجاء

۱۶ مئی ۱۹۰۴ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت اقدس میں ایک صاحب مولوی نظر حسین سخا دھلوی نے ایک عریضہ لکھ کر پیش کیا۔ جس میں وہ لکھتے ہیں کہ:۔

"اس بارگاہ عالی میں وہ چیز مانگنے آیا ہوں جو اور جگہ نہیں مل سکتی۔ دنیا اور اس کے سامان بقدر ضرورت بلکہ اس سے بھی بڑھ کر مولیٰ کریم نے عطا کئے ہیں اس لیے میں نہیں چاہتا کہ اس کا کوئی سوال کروں وہ دوسری جگہ مل سکتی ہے اور اس بارگاہ کو اس سے کیا واسطہ یہاں وہ چیز ملتی ہے جو ابدی ہے فانی نہیں۔ حاجت تو صرف یہ ہے کہ کچھ ہدایت فرمائی جاوے تاکہ حضوری حاصل ہو اور خدا کی طرف دل لگے۔"

(جب وہ یہ عریضہ پیش کر رہے تھے تو ان کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے)

جواباً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔

"طریق یہ ہے کہ نماز میں اپنے لیے دعا کرتے رہیں اور سرسری اور بے خیالی نماز پر خوش نہ ہوں بلکہ جہاں تک ممکن ہو توجہ سے نماز ادا کریں اور اگر توجہ پیدا نہ ہو تو پنجوقت ہر ایک نماز میں خدا تعالیٰ کے حضور میں بعد ہر رکعت کے کھڑے ہو کر یہ دعا کریں کہ اے خدا تعالیٰ قادر ذوالجلال میں گنہگار ہوں اور اس قدر گناہ کے زہر نے میرے دل اور رگ و ریشہ میں اثر کیا ہے کہ مجھے رقت اور حضور نماز حاصل نہیں ہو سکتا۔ تو اپنے فضل و کرم سے میرے گناہ بخش اور میری تقصیرات معاف کر اور میرے دل کو نرم کر دے اور میرے دل میں اپنی عظمت اور اپنا خوف اور اپنی محبت ڈال دے تاکہ اس کے ذریعہ سے میری سخت دلی دور ہو کر حضور نماز میسر آوے۔

اور یہ دعا صرف قیام پر موقوف نہیں بلکہ رکوع میں اور سجود میں اور التحیات کے بعد بھی یہی دعا کریں اور اپنی زبان میں کریں اور اس دعا کے کرنے میں ماندہ نہ ہوں اور تھک نہ جاویں بلکہ پورے صبر اور پوری استقامت سے اس دعا کو پنجوقت نمازوں میں اور نیز تہجد کی نماز میں کرتے رہیں اور بہت بہت خدا تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی چاہیں کیونکہ گناہ کے باعث دل سخت ہو جاتا ہے ایسا کرو گے تو ایک وقت یہ مُراد پوری ہو جاوے گی۔ مگر چاہیئے کہ اپنی موت کو یاد رکھیں اور آئندہ زندگی کے دن تھوڑے سمجھیں اور موت قریب سمجھیں۔ یہی طریق حضوری حاصل کرنے کا ہے۔"

(الحکم ۲۴ جولائی ۱۹۰۴ء)

۷۔ آخر کار آپ ہی کامیاب ہوں گے

حضرت مصلح موعودؓ نماز کو توجہ کے ساتھ ادا کرنے کے ضمن میں ایک انذار کے ساتھ ساتھ ایک بشارت دیتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"پس ہر ایک کو چاہیئے کہ اپنی نماز کی حفاظت کرے اور جب نماز پڑھنے کھڑا ہو تو یہ سمجھے کہ خدا کے حضور چلا گیا ہوں۔ لیکن اگر کوئی شخص خدا کے حضور نہیں جاتا بلکہ اپنے خیالات میں ہی مشغول رہتا ہے تو اسے سوچنا چاہیئے کہ جب السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتا ہے تو کس قدر جھوٹ بولتا ہے وہ لوگوں کو بتانا چاہتا ہے کہ میں خدا کے حضور سے آرہا ہوں حالانکہ وہ وہاں گیا ہی نہیں تھا۔ پس آپ لوگوں کو کوشش کرنی چاہیئے کہ پوری طرح اپنی نماز کی حفاظت کریں اور شیطان سے خوب مقابلہ کرتے رہیں جو آپ کو خدا کے حضور سے ہٹانے کی کوشش کرتا ہے اور یاد رکھیں کہ اگر آپ ساری نماز میں ہی اس کا مقابلہ کرتے رہیں گے اور اس کے آگے گریں گے نہیں۔ تو خدا تعالیٰ آپ کو اپنے دربار میں ہی سمجھے گا۔ لیکن اگر گر جائیں گے تو خدا تعالیٰ بھی آپ کا ہاتھ چھوڑ دے گا۔ اس لئے آپ کو مقابلہ ضرور کرتے رہنا چاہیئے۔ اگر اس طرح کریں گے تو آخر کار آپ ہی کامیاب ہوں گے۔"

(ذکر الٰہی صفحہ ۴۹-۵۰)

پس آج ہم میں سے ہر ایک کو چاہیئے کہ اپنی نماز کی خوب خوب حفاظت کرے تا اسلام کا بول بالا ہو۔ نماز کو سنوار سنوار کر اور سمجھ سمجھ کر پڑھے اور ہر آن اپنی موت کو یاد رکھے تا توجہ قائم رہے جو دعا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمائی ہے اس کو بکثرت مانگے تا جلد حضوری نماز حاصل ہو۔ وہ نمازیں جو وساوس و شبہات سے پاک ہوتی ہیں خدا تعالیٰ کے حضور ہمیشہ قبولیت کا درجہ پاتی ہیں۔ نماز کو حضور قلب کے ساتھ ادا کرنے سے جو عظیم الشان کامیابیاں وابستہ ہیں اور جن کا ذکر اشارۃً حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے درج ذیل اقتباس میں ملتا ہے وہ جلد ہمیں بھی حاصل ہوں۔ آمین۔

حضور فرماتے ہیں:۔

"اصل میں مسلمانوں نے جب سے نماز کو ترک کر دیا یا اُسے دل کی تسکین، آرام اور محبت سے اس کی حقیقت سے غافل ہو کر پڑھنا ترک کیا ہے تب ہی سے اسلام کی حالت بھی معرض زوال میں آئی ہے۔ وہ زمانہ جس میں نمازیں سنوار سنوار کر پڑھی جاتی تھیں غور سے دیکھ لو کہ اسلام کے واسطے کیسا تھا۔ ایک دفعہ تو اسلام نے تمام دنیا کو زیر پا کر لیا تھا۔ جب سے لوگوں نے نماز کو ترک کیا وہ خود متروک ہو گئے ہیں درد دل سے پڑھی ہوئی نماز وہی ہے کہ تمام مشکلات سے انسان کو نکال لیتی ہے ہمارا بارہا کا تجربہ ہے کہ اکثر کسی مشکل کے وقت دعا کی جاتی ہے ابھی نماز میں ہی ہوتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے اس امر کو حل اور آسان کر دیا ہوتا ہے۔ (الحکم ۳۱ مارچ ۱۹۰۳ء)

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

لجنات توجہ فرمائیں

سالانہ اجتماع ۱۹۸۲ء کی شوریٰ میں یہ فیصلہ کو چنگ کلاس لگانے کے لئے تجویز پاس کی گئی تھی فیصلہ ہوا تھا کہ بڑی بڑی لجنات اس کا تجربہ کریں۔ بڑی کلاسوں کی طالبات چھوٹی کلاسوں کو پڑھا سکتی ہیں اور اس کلاس میں دینی تعلیم بھی دی جانی چاہیئے۔

موسم گرما کی تعطیلات شروع ہو چکی ہیں۔ آپ جلد اس فیصلہ کے مطابق اس طرف توجہ کرتے ہوئے فری کوچنگ کلاسوں کا انتظام کریں اور اس کی رپورٹ شعبہ تعلیم لجنہ مرکزیہ کو بھجوائیں

(سیکرٹری تعلیم لجنہ مرکزیہ۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مولوی محمد دین صاحب کی سیرت کے بعض منفرد پہلو

(مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب۔ ڈی۔ ڈی سابق ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

حال ہی میں "داعی الی اللہ" حضرت مولوی محمد دین صاحب کے وصال پر آپ کی قابل رشک زندگی کے بارے میں متعدد مضامین شائع ہوئے ہیں اور مرکزی تنظیموں کی طرف سے تعزیت کے ریزولیوشنز بھی منصۂ شہود پر آئے ہیں۔ اس سلسلہ میں خاکسار کا ایک مضمون بھی ۷ مارچ کے الفضل میں چھپا تھا۔ لیکن اس کے شائع ہونے کے بعد بعض دوستوں نے جنہیں معلوم تھا کہ خاکسار کو حضرت مولوی صاحب کی ہیڈ ماسٹر شپ کے ایام میں ان کے قریبی رفیق کار کا خصوصی شرف حاصل رہا تھا۔ مجھ سے خواہش کی کہ میں آپ کی کچھ وہ صفات بھی لکھوں جنہوں نے مجھے بحیثیت ماتحت کارکن خاص طور پر حضرت مولوی صاحب کا مداح اور محبوب بنائے رکھا۔ اس لئے آج اس پہلو سے حضرت مولوی صاحب ممدوح کا ذکر خیر کرنے کی سعادت پانے کی کوشش کرتا ہوں۔

اصول پرستی

میری تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں تقرری سے پہلے کی بات ہے۔ غالباً ۲۸ء کی۔ (اس کا ذکر محترم چوہدری علی محمد صاحب بی اے بی ٹی نے اپنی ایک تحریر میں کیا ہے اور حضرت مولوی صاحب کے اس زمانے کے رفقاء کار اور طلباء کو بھی معلوم ہے) ان دنوں مسٹر کراس (ایک انگریز) انسپکٹر آف سکولز ہوا کرتے تھے انگریز کا راج اپنے عروج پر تھا۔ چنانچہ اس زمانہ میں انگریزی حکومت کی شان کے خلاف کچھ کہنا کسی کے تصور میں بھی نہ آسکتا تھا حکومت کی برکتوں اور نوازشات کا تذکرہ معمول بن چکا تھا۔ مسٹر کراس قادیان سکول کے معائنہ پر آئے۔ ایک کلاس میں تاریخ ہند پر سوالات کر رہے تھے کہ ایک سوال جو ان دنوں ضروری ہوتا تھا یہ بھی پوچھا "حکومت برطانیہ کے فوائد (Advantages) کیا ہیں۔ جو کچھ تاریخ کی کتابوں میں محفوظ تھا۔ طلباء نے بیان کر دیا۔ حضرت مولوی صاحب انسپکٹر کے پاس ہی کھڑے تھے۔ انہوں نے محسوس کر کے کہ طلباء بلکہ خود انگریز انسپکٹر صاحب کو تصویر کا دوسرا رخ بھی معلوم ہونا چاہیئے۔ وہیں طلباء سے یہ سوال کر دیا (and what are its disadvantages) (اور اس حکومت کے نقصانات کیا کیا ہیں) انسپکٹر صاحب پر سکتہ کا عالم طاری ہو گیا محکوم رعایا اور اس قدر گستاخی اور یہ پوچھنے اور کہنے کی جسارت کہ انگریزی راج کے گویا کچھ نقصانات بھی ہیں۔ بہر حال طلباء نے نقصانات گنوا دیئے اور اس جابر اور مطلق العنان حکومت کے نمائندہ کو پتہ چل گیا کہ اس ملک میں کچھ لوگ حقیقت پسند بھی ہیں۔ خوشامد پسند نہیں۔ حق کو حق اور باطل کو باطل کہنے والے ہیں۔ اصول کے پابند ہیں اور اصول کو کسی بھی مصلحت پر قربان نہیں کرتے۔ قول سدید۔ صاف گوئی۔ ہر قسم کی مداہنت سے بے نیاز بات ہمیشہ اثر کرتی ہے۔ مسٹر کراس نے وقتی طور پر تو سبکی سی محسوس کی لیکن اس کے بعد حضرت مولوی صاحب کے کردار کی عظمت کے معترف ہو گئے۔

تعلیم نسواں کے اولین حامی

ریزولیوشنز میں جہاں حضرت مولوی صاحب کے سوانح کا ذکر آیا ہے وہاں آپ کے کارناموں میں آپ کی ایک خاص اور قابل ذکر خدمت ریکارڈ نہیں ہوئی۔ حضرت مولوی صاحب کو تعلیم نسواں کا خاص خیال تھا۔ عورتوں کی اعلیٰ تعلیم کا بیج حضرت خلیفۃ المسیح الثانی (نور اللہ مرقدہٗ) کی ہدایت کے مطابق حضرت مولوی صاحب نے ہی بویا تھا۔ اس پودے کی بعد میں حضرت سیدہ ام متین اطال اللہ عمرھا نے آبیاری کی اور احمدی بچیوں کو زیور تعلیم سے منور کیا۔ اس کو شروع میں حضرت مولوی صاحب نے ہی لگایا تھا) حضرت سیدہ سارہ بیگم (حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اور محترمہ سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ (بنت حضرت خلیفۃ ثانی) نے ۱۹۳۰ء میں میٹرک کا امتحان پاس کیا تو حضور کی توجہ سے نصرت گرلز ہائی سکول قادیان کے ساتھ لڑکیوں کے لئے پرائیویٹ طور پر کالج کھولا گیا جس میں حضور نے ازراہ شفقت حضرت مولوی صاحب کے ساتھ خاکسار کو بھی انگریزی پڑھانے پر مامور فرمایا۔ سالہا سال تک ایف اے کے بعد بی اے تک اس میں خاندان حضرت مسیح موعودؑ کی مستورات تعلیم حاصل کرتی رہیں جن میں حضرت مولوی صاحب کی صاحبزادی آمنہ قمر آرا اور حضرت سیدہ مریم صدیقہ (بعد کی ام متین) ایم اے بھی شامل تھیں۔ خوش قسمتی سے مجھے اس کالج میں آنریری طور پر پڑھانے کا باقی سب اساتذہ کی نسبت زیادہ موقعہ ملا اس زمانے کی طالبات ہی تھیں (مثل محترمہ فرخندہ اختر۔ بعد میں مسز شاہ) جنہوں نے ربوہ میں باقاعدہ کالج کھلنے پر تدریس کا فریضہ سرانجام دینے کی سعادت پائی۔ بہر حال اس زمانہ کی ان تعلیم یافتہ احمدی خواتین کی تعلیم و تربیت کا انتظام کرنے کا سہرا حضرت مولوی صاحب کے سر ہی ہے۔

خاکسار کو پورا وقت سکول میں بچوں کو پڑھانے کے علاوہ گرلز کالج میں روزانہ حضرت مولوی صاحب کی حوصلہ افزائی اور قدر دانی کے طفیل کم از کم دو پیریڈ پڑھانے کا شرف حاصل رہا۔ اس زمانہ کا ایک واقعہ حضرت مولوی صاحب کے کیریکٹر کا آئینہ دار ہے۔ حضرت مولوی صاحب کو صرف اور صرف پڑھانے سے کام ہوتا تھا۔ طالبات پردہ کے پیچھے بیٹھتی تھیں۔ استاد کی میز اور کرسی طالبات کی نظروں سے اوجھل دوسری طرف ہوتی تھی۔ ہم نام پکار کر حاضری نہ لیتے۔ تعداد محدود تھی۔ حضرت مولوی صاحب آتے السلام علیکم کہہ کر (بغیر جواب سے آگاہ ہوئے) کرسی پر بیٹھ کر پڑھانا شروع کر دیتے۔ پڑھانے میں منہمک، حیاء کے پتلے، اپنی دھن میں مصروف علم کے موتی بکھیرتے جاتے اور طالبات محظوظ اور مستفیض ہوتی رہتیں۔ حضرت مولوی صاحب کا معمول تھا کہ جب کسی مشکل پیریڈ کو سمجھاتے تو سوال کر کے تسلی کر لیتے کہ مسئلہ حل ہو چکا ہے۔ (حضرت سیدہ ام متین اطال اللہ عمرھا کو تفصیل یاد ہو گی۔ کیونکہ یہ ان کی کلاس کا ہی واقعہ ہے جس حضرت مولوی صاحب نے مجھ سے خود ذکر کیا تھا) جو آپ کے درس و تدریس میں انہماک کا غماز ہے چند منٹ پڑھاتے رہنے کے بعد حضرت مولوی صاحب نے طالبات سے سوال کیا لیکن کمرہ میں کوئی طالبہ موجود نہ تھی۔ حضرت مولوی صاحب جو بے ضرورت بات کرنے کے عادی نہ تھے۔ محض سبق پڑھانے سے سروکار رکھتے۔ طالبات بھی حضرت مولوی صاحب کے وقار اور عظمت سے مرعوب ان کے علم و فضل کی وجہ سے ان سے زائد بات کرنے سے جھجکتی تھیں۔ حضرت مولوی صاحب کا انگریزی زبان پر عبور غیر معمولی تھا اور پڑھانے کا طریق نرالا اور بے حد موثر اپنے سبق کو بھی مثالوں سے آراستہ کرتے!

اختیارات کی تقسیم

کالجوں میں تو یہ طریق رائج ہے۔ لیکن جس پہلو کا میں ذکر کر رہا ہوں وہ حضرت مولوی صاحب کے زمانہ میں سکولوں میں رائج نہ تھا۔ حضرت مولوی صاحب اپنے اختیارات کو کلیتہً اپنے رفقاء کار میں تقسیم کر دیتے۔ گویا نظام حکومت شخصی نہیں اجتماعی تھا۔ ان کی نظر انتخاب جس استاد کو کسی شعبہ کا انچارج بناتی اس پر مکمل اعتماد فرماتے اور اسے اپنے دائرہ عمل میں پوری آزادی سے کام کرنے کا موقع دیتے۔ گویا آپ خود پس پردہ ہو جاتے۔ حتیٰ کہ شعبہ کا انچارج سمجھتا کہ وہ خود ہی آخری اتھارٹی ہے اس سے بالا اس ادارہ میں کوئی اور شخص نہیں۔ خاکسار کو علمی ادبی اور سوشل تقاریب کا انچارج بنایا تو ساتھ ہی آرڈر بک میں لکھ دیا کہ اس خاکسار کا کیا، کہا ہیڈ ماسٹر کا آرڈر سمجھا جائے گا۔ اور اس طرح اس خاکسار کو پوری آزادی اور ذمہ داری سے جملہ تقاریب کا کرتا دھرتا بنا دیا اس زمانہ میں تعلیمی دفتروں کا سربراہ ہی با اختیار ہوتا تھا۔ لیکن حضرت مولوی صاحب اختیارات کو اپنے ہاتھ میں رکھنے کی بجائے رفقاء کو منتقل فرما دیتے تھے۔

رفقاء کار کی حوصلہ افزائی

آپ کی ایک اور منفرد صفت کا ذکر بھی فائدہ سے خالی نہ ہو گا۔ میٹرک کی کلاس (جو سکول کی آخری کلاس ہوتی ہے اور کہ جس کا امتحان ان دنوں یونیورسٹی لیتی تھی اور اب بورڈ) اس کو پڑھاتا۔ ہمیشہ سے خود ہیڈ ماسٹر ہی پڑھاتا رہا ہے۔ کیونکہ ایسی کلاس جس کے نتیجہ پر سکول اور ہیڈ ماسٹر کی ٹیکسٹالی اور شہرت کا دار و مدار ہوتا ہے۔ کسی اور کو سونپی نہیں جا سکتی۔ حضرت مولوی صاحب انگریزی کے بہترین استاد اور اس زبان میں خاص دسترس رکھنے والے مشاق بزرگ تھے اور خود ہی دسویں جماعت کو انگریزی پڑھاتے تھے۔ چنانچہ جس روز یہ خاکسار تئیس چوبیس سالہ نوجوان اور ناتجربہ کار بحیثیت ماتحت استاد سکول میں حاضر ہوا۔ حضرت مولوی صاحب نے مجھے تاریخ جغرافیہ کے علاوہ آٹھویں جماعت کو انگریزی پڑھانے کا کام تفویض فرمایا۔ پہلے ہی روز حسب عادت چھپے چھپے میرے پڑھانے کے انداز کا تجزیہ کر لیا اور خاکسار کو دفتر میں بلایا اور فرمایا کہ آپ اپنی آٹھویں جماعت کی کتابیں میز پر رکھ دیں۔ دسویں جماعت والی اٹھا لیں۔ کل سے میں آٹھویں کو اور آپ دسویں کو پڑھایا کریں گے۔ یہ چیز میرے لئے حیرت انگیز اور غیر متوقع تھی۔ میں نے سن کر معذرت کرنی چاہی۔ لیکن آپ نے تکرار سے فرمایا کہ ایسا ہی ہو گا۔ میں اپنے مفاد کو بہتر سمجھتا ہوں اور اس طرح مجھے ۱۹۳۰ء کے ابتداء میں ہی دسویں جماعت کو انگریزی پڑھانے کی خدمت تفویض ہو گئی اور مجھے حضرت مولوی صاحب کا اعتماد اور سرپرستی مسلسل اور غیر منقطع طور پر حاصل رہی۔ ماشاء اللہ حضرت مولوی صاحب کے زمانہ میں سکول کے نتائج شاندار نکلتے رہے اس دور میں دو دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی (نور اللہ مرقدہٗ) نے تحریری مبارکباد سے نوازا۔ اور ایک دفعہ اولڈ بوائز نے بھی حضور کی موجودگی میں آپ کے اعزاز میں پارٹی دی۔ نتیجہ کا اصل ذمہ دار تو ہیڈ ماسٹر ہی ہوتا ہے۔ لیکن حضرت مولوی صاحب کا یہ خاص وصف کہ انہوں نے سکول کی ہر کامیابی کے موقع پر اپنے رفقاء کار کو شامل سمجھا اور ان کی تعریف کی۔ افسر تو ماتحتوں کا کریڈٹ بھی خود لیتے ہیں لیکن حضرت مولوی صاحب بیشتر یہی فرماتے کہ سکول میں جو کچھ بھی ہے اچھے کارکنوں کی محنت اور کاوش اور مخلصانہ تگ و دو کا نتیجہ ہے۔ حضرت مولوی صاحب کو جب کبھی بھی اعلیٰ کارکردگی پر مبارکباد سلسلہ کی طرف سے ملی۔ حضرت مولوی صاحب نے فراخدلی سے تنگ دلی اور بخل سے بالا ہو کر ہر کامیابی کو اپنے رفقاء کار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کا ہی مرہون منت قرار دیا۔ حضرت خلیفۂ ثانی نور اللہ مرقدہٗ نے آپ کی ریٹائرمنٹ پر آپ کی خدمات کو سراہتے ہوئے فرمایا کہ ہر افسر اختیارات مانگتا ہے۔ مولوی صاحب بھی مانگتے رہے نظارت سلسلہ سے۔ لیکن مولوی صاحب اختیارات لے کر اپنے ساتھیوں کو تفویض کر دیتے تھے اور اس خوبی میں مولوی صاحب منفرد تھے۔ چنانچہ اس تقریب پر بھی ایڈریس کے جواب میں حضرت مولوی صاحب نے جو تقریر کی اس میں بھی میٹرک میں انگریزی پڑھانے والے استاد اس خاکسار کا خاص طور پر ذکر فرمایا اور یہ حضرت مولوی صاحب کی حکمت عملی اور دلی محبت کا کرشمہ ہی تھا کہ ان کے ساتھ کام کرنے والے دوست ذوق و شوق سے سلسلہ کی خدمت میں منہمک رہے۔ اللہ تعالیٰ اس درویش صفت اور بے نفس بزرگ کو غریق رحمت کرے۔ آمین۔

ناستبقوا الخیرات کا حسین نمونہ

حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے مبارک ارشاد کی تعمیل میں محترم مینیجر محمد حنیف صاحب دارالنصر غربی ربوہ پہلے ہی اپنے پانچ لواحقین کی طرف سے بقایا چندہ تحریک جدید کی مکمل ادائیگی فرما چکے تھے۔ اب انہوں نے ان سب کی طرف سے اگلے سال کا چندہ بھی بفضلِ خدا پیشگی ادا کر دیا ہے۔ قارئین کرام سے مکرم مینیجر صاحب کے لئے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ انہیں حسناتِ دارین سے نوازے اور خدمتِ دین کی بہتر رنگ میں توفیق عطا فرمائے۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

فوری ضرورت

دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں ٹائپسٹ۔ سٹینو ٹائپسٹ کی فوری ضرورت ہے ایسے مخلص احمدی نوجوان جو خدمت سلسلہ کا شوق رکھتے ہوں اور مستقل طور پر صدر انجمن احمدیہ کی ملازمت کرنا چاہتے ہوں فوری طور پر درخواستیں صدر جماعت کی تصدیق کے ساتھ دفتر نظارت دیوان میں بھجوائیں۔ درخواستوں کے ساتھ سندات کی فوٹو اسٹیٹ نیز تعلیمی قابلیت کی سندات بھی بھجوائیں ایسے امیدوار کو جو منتخب ہوں گے کارکن درجہ دوم کے گریڈ کے علاوہ ٹائپ اور شارٹ ہینڈ الاؤنس بھی دیا جائے گا۔ اس کے علاوہ حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ طبی سہولتیں وغیرہ بھی دی جائیں گی۔

(ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ)

صبر اور دعا

"صبر سے جو عظیم الشان قوت پیدا ہوتی ہے وہ دعا کی قوت ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم محض اپنی باتوں پر اور اپنے نیک اعمال پر انحصار نہ کرنا۔ جب ان باتوں پر صبر کرو گے پھر بھی تمہیں دکھ دیئے جائیں گے اور وہ صبر لازماً دعاؤں میں ڈھلے گا اور وہ دعائیں عظیم الشان نتیجہ پیدا کریں گی۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ جو فرمایا ہے کہ عرب کے بیابانوں میں جو ایک ماجرا گزرا کہ صدیوں کے مُردے زندہ ہو گئے۔ اور پشتوں کے بگڑے الٰہی رنگ پکڑ گئے جانتے ہو وہ کیا تھا؟ وہ ایک فانی فی اللہ کی دعائیں ہی تو تھیں۔ ایسی دعائیں صبر کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہیں۔"

خطبہ جمعہ الفضل ۱۵ مئی ۱۹۸۳ء

- انصار دعاؤں کا انفرادی اور اجتماعی پروگرام بنائیں۔

(قیادت اصلاح وارشاد انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

زعماء کرام انصار اللہ توجہ فرمائیں

ہر مجلس میں کچھ نہ کچھ کام یقیناً ہر ماہ ہوتا ہے مگر جب تک اس کام کی رپورٹ مرکز کو نہ ملے مرکز کو کارکردگی کا علم نہیں ہو سکتا۔ جملہ مجالس کی کارکردگی کے بارہ میں مرکز کو علم ہونا ضروری ہے۔ براہ کرم مجالس اپنی ماہانہ رپورٹس باقاعدگی کے ساتھ مرکز میں بھجوانے کا اہتمام فرماویں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

گیسٹ ہاؤس انصار اللہ کے نئے بلاک کیلئے معطی حضرات کی فہرست

(قسط ۲)

مندرجہ ذیل احباب نے گیسٹ ہاؤس انصار اللہ کے لئے مبلغ تین صد یا اس سے زائد کے عطایا ادا فرمائے ہیں۔ ان کے اسماءِ گرامی انشاء اللہ تعالیٰ یادگار دعائیہ لوح پر کندہ کرائے جائیں گے۔ ربّ کریم ان کے اموال میں برکت بخشے۔ آمین۔

مجلس انصار اللہ رحمان آباد ضلع نواب شاہ ۳۰۰/- روپے چوہدری عطا محمد صاحب گوٹھ عطا محمد ضلع نواب شاہ ۳۰۰/- روپے ملک ریاض احمد صاحب وزیر آباد ۳۰۰/- روپے مستری حاجی فتح محمد صاحب گولارچی ضلع بدین ۳۰۰/- روپے چوہدری ناصر احمد صاحب انجینئر سوئی گیس کمپنی نوشہرہ ضلع پشاور ۳۰۰/- روپے چوہدری نور محمد صاحب ولد محمد حیات صاحب چک سکندر ضلع گجرات ۳۰۰/- روپے چوہدری محمد اکبر صاحب بلڈر زعیم انصار اللہ ڈنگہ ضلع گجرات ۳۰۰/- روپے سعید احمد شیخ صاحب کنٹرولر میٹرولوجیکل ڈیپارٹمنٹ شاہی قلعہ لاہور ۳۰۰/- روپے چوہدری افتخار احمد صاحب زعیم اعلیٰ انصار اللہ ماڈل ٹاؤن لاہور ۳۰۰/- روپے میاں سعید احمد صاحب درد ماڈل ٹاؤن لاہور ۳۰۰/- روپے ملک خلیل احمد صاحب اختر ماڈل ٹاؤن لاہور ۳۰۰/- روپے رانا محمد عثمان خانصاحب مرحوم منجانب پسر رانا محب الرحمٰن صاحب چک ۲۲۲ فیصل آباد ۳۱۳/- روپے خانم بی بی صاحبہ مرحومہ منجانب پسر چوہدری محمد اشرف صاحب چاکانوالی ضلع گجرات ۳۰۰/- روپے چوہدری رحمت خاں صاحب مرحوم پسر چوہدری محمد اشرف صاحب چاکانوالی ضلع گجرات ۳۰۰/- روپے خان محمد اسلم خانصاحب ۹/۱۱ شالیمار لنک روڈ باغبانپورہ لاہور ۳۰۰/- روپے کیپٹن محمد اکبر ماہی صاحب ایبٹ آباد ۳۰۰/- روپے رحم علی صاحب بمعہ اہلیہ حسین بی بی صاحبہ منجانب پسر میاں برکت علی صاحب کھاریاں ضلع گجرات ۳۰۰/- روپے چوہدری خورشید احمد صاحب باجوہ سابق کھیوا باجوہ حال اوکاڑہ شہر ۳۰۰/- روپے حافظ چوہدری محمد عبداللہ خانصاحب مرحوم کھیوہ باجوہ۔ منجانب پوتا چوہدری خورشید احمد صاحب اوکاڑہ شہر ۳۰۰/- روپے چوہدری محمد اسماعیل صاحب مرحوم۔ ابن حافظ چوہدری محمد عبداللہ خاں صاحب مرحوم منجانب پسر چوہدری خورشید احمد صاحب اوکاڑہ شہر ۳۰۰/- روپے طلعت بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد اسماعیل صاحب مرحوم منجانب پسر چوہدری خورشید احمد صاحب اوکاڑہ شہر ۳۰۰/- روپے ڈاکٹر حمیدہ ملک صاحبہ بیگم چوہدری خورشید احمد صاحب باجوہ اوکاڑہ شہر ۳۰۰/- روپے سہیل خورشید باجوہ صاحب ابن چوہدری خورشید احمد صاحب باجوہ اوکاڑہ شہر ۳۰۰/- روپے ڈاکٹر محمد اقبال صاحب اقبال کلینک دیپالپور روڈ اوکاڑہ شہر ۳۰۰/- روپے شیخ محمد شریف صاحب شریف جنرل سٹور صدر بازار اوکاڑہ شہر ۳۰۰/- روپے شیخ محمد اقبال صاحب دیہاتی جنرل سٹور ریل بازار اوکاڑہ شہر ۳۰۰/- روپے مولوی محمد ابراہیم صاحب وزیر آباد ۳۰۰/- روپے والدہ مرحومہ مشتاق احمد صاحب وزیر آباد ۳۰۰/- روپے میاں برکت علی صاحب مرحوم وزیر آباد ۳۰۰/- روپے ڈاکٹر رشید احمد صاحب فیصل آباد شہر ۳۰۰/- روپے شیخ لئیق احمد صاحب فیصل آباد شہر ۳۰۰/- روپے میاں سعید اختر صاحب فیصل آباد شہر ۳۰۰/- روپے چوہدری دین محمد صاحب فیصل آباد شہر ۳۰۰/- روپے چوہدری لطیف احمد صاحب انجینئر فیصل آباد شہر ۳۰۰/- روپے سعید احمد صاحب ناصر مرحوم منجانب چوہدری وسیم احمد صاحب ناصر فیصل آباد شہر ۳۰۰/- روپے مجلس انصار اللہ حلقہ بٹالہ کالونی فیصل آباد شہر ۳۰۰/- روپے ڈاکٹر مرزا عبدالرؤف صاحب امیر جماعت احمدیہ اٹک شہر ۳۰۰/- روپے ماسٹر محمد نواز صاحب ابڑو زعیم انصار اللہ لاڑکانہ شہر ۳۰۰/- روپے حاجی احمد خانصاحب ایاز سابق مجاہد ہنگری کھاریاں ضلع گجرات ۴۰۰/- روپے چوہدری خورشید اسلم صاحب نوشہرہ کینٹ ضلع پشاور ۳۰۰/- روپے سید عبداللہ شاہ صاحب نوشہرہ کینٹ ضلع پشاور ۳۰۰/- روپے چوہدری فیض اللہ صاحب مرحوم منجانب پسر چوہدری مظفر احمد ربوہ ۱۲۷ بہلولپور ضلع فیصل آباد ۳۰۰/- روپے میاں فتح محمد صاحب مکان ۱ گلی ۲ مجاہد آباد مغلپورہ لاہور ۳۰۰/- روپے میاں قربان حسین صاحب مرحوم منجانب پسر ڈاکٹر احمد حسن صاحب الحسن کلینک شالامار ٹاؤن لاہور ۳۰۰/- روپے مولوی شیخ محمد خورشید احمد صاحب مکان ۱ گلی ۱۴ گنج مغلپورہ لاہور ۳۰۰/- روپے محمد حسین ظفر صاحب مرحوم منجانب والد صوفی محمد صادق صاحب ترگڑی ضلع گوجرانوالہ ۳۰۰/- روپے حفیظ احمد صاحب فیضی ابن محمد علی صاحب فیضی فیض اللہ چک حال گنج مغلپورہ لاہور ۳۰۰/- روپے چوہدری منیب احمد خانصاحب شہید ابن چوہدری منیر احمد خانصاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع گجرات ۳۰۰/- روپے اسلام دین صاحب جنجوعہ ۸ کریم پورہ لالہ موسیٰ ضلع گجرات ۳۰۰/- روپے حافظ سید باغ علی صاحب مرحوم معین الدین پور منجانب پسر سید رفیق احمد ناظم انصار اللہ ضلع گجرات ۳۰۰/- روپے

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال ۳۰ احسان / جون ۱۹۸۳ء کو ختم ہو گا بقایاجات جلد از جلد ادا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں

ناظر بیت المال (آمد) ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تجارت پیشہ احباب اور فریضۂ زکوٰۃ

جماعت احمدیہ میں ایک خاصی تعداد تجارت پیشہ احباب کی ہے اور ان میں سے بہت سے ایسے دوست ہیں جن کا کاروبار خدا تعالیٰ کے فضل سے ترقی پر ہے اور وہ آسودگی کی زندگی بسر کر رہے ہیں یہ ان پر خدا تعالیٰ کا خاص فضل ہے۔

ایسے آسودہ حال دوستوں کو یتامیٰ و مساکین اور بیواؤں کو کبھی نہیں بھولنا چاہیئے اسلام نے یتامیٰ و مساکین کی امداد کے لئے زکوٰۃ کا حکم دیا ہے صاحب نصاب احباب کے لئے زکوٰۃ کا ادا کرنا ایسے ہی ضروری ہے جیسا کہ نماز کا ادا کرنا ضروری ہے۔

تجارت پیشہ احباب اپنے اموال کا محاسبہ فرمائیں اور ان پر جسقدر زکوٰۃ واجب الادا ہو اس کی ادائیگی فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ زکوٰۃ و صدقات اموال کو پاکیزہ و بابرکت بنا دیتے ہیں جو لوگ اپنے اموال سے زکوٰۃ ادا نہیں کرتے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے ان پر ناراضگی کا اظہار فرمایا ہے اللہ تعالیٰ ہر مومن کو اس ناراضگی سے محفوظ رکھے۔ آمین

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

سالانہ مقابلہ مضمون نویسی اور مقالہ نویسی

امسال دو تحریری مقابلے ہونگے۔ سالانہ مقابلہ مضمون نویسی کے لیے عنوان "سیرت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ" مقرر ہے مضمون مرکز میں وصول کرنے کی آخری تاریخ ۳۱ جولائی ہے۔ یہ مضمون دو ہزار سے تین ہزار الفاظ پر مشتمل ہونا چاہیئے۔ اول۔ دوم سوم آنے والے مضمون نگاروں کو علی الترتیب ۲۰۰/- ، ۱۵۰/- ، ۱۰۰/- کے نقد انعامات دیئے جائیں گے۔ اس مقابلہ میں تمام مجالس کی نمائندگی لازمی ہے۔

دوسرا مقابلہ مقالہ نویسی کا ہوگا جس کا انعام پانچصد روپے مقرر ہے جو ہر معیاری تحقیقی مقالہ پر دیا جائے گا۔ یہ مقالہ آٹھ ہزار سے دس ہزار الفاظ پر مشتمل ہونا چاہیئے اور قرآن کریم، حدیث، تاریخ، سیرت اور سائنس کے کسی موضوع پر بھی ہو سکتا ہے جس کی منظوری مرکز سے حاصل کرنی ضروری ہے۔

مرکز میں مقالہ وصول کرنے کی آخری تاریخ ۳۱ اگست ہے۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

دعائے مغفرت

خاکسار کے برادر نسبتی چوہدری محمد انور صاحب آف فیض آباد ملوچھت سیالکوٹ ۱۸ اپریل کو بوقت دو بجے بعد دوپہر حرکت قلب بند ہونے سے اچانک رحلت فرما گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط

مرحوم بڑے ملنسار، دعا گو منکسر المزاج اعزہ و اقارب میں ہر دلعزیز صاحب الرائے دوست اور نظام جماعت کے پابند مخلص احمدی تھے۔ اپنی تابعیت اور حسن اخلاق کی بدولت جانی پہچانی شخصیت تھے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے مرحوم کی مغفرت فرما کر بلندئ درجات عطا فرمائے۔ اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

(نذیر احمد چوہدری ملوچھت۔ امیر جماعت حلقہ درگانوالی سیالکوٹ)

● خاکسار کی چھوٹی جان زوجہ محترمہ چوہدری سلطان احمد صاحب زعیم مجلس انصار اللہ بوتو کہ قضائے الٰہی سے وفات پا گئی ہیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے قرب میں بلند مقام عطا کرے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

(محمد انور خان ساکن پوہلہ ضلع سیالکوٹ)

کھیلوں کا سامان، بچوں کے کھلونے
فیتسی چوڑیاں۔ آرٹیفیشل جیولری
شاہد شاپنگ سنٹر
افضل مارکیٹ گولبازار ربوہ

موسم گرما کے دیدہ زیب
پاکستانی، بین الاقوامی معیار
کے پارچہ جات
پاک کلاتھ ہاؤس
رحمت بازار ریلوے روڈ (منڈی) ربوہ

اعلان دارالقضاء

مکرم نصر اللہ خان صاحب ولد چوہدری محمد علی خان صاحب ساکن کرن کے ڈاک خانہ برکی تحصیل و ضلع لاہور نے درخواست دی ہے کہ میرے بھائی سلیم اللہ خان جو لاولد تھے وفات پا گئے ہیں اور والدین بھی فوت ہو گئے ہیں اور فیض اللہ خان میرے بھائی بھی انتقال کر گئے ہیں لیکن ان کی اولاد ایک لڑکا اور ایک لڑکی اور بیوہ موجود ہے قطعہ ۱۶/۲ دارالنعیم ربوہ جو ان کے نام الاٹ تھا میرے علاوہ مندرجہ ذیل ورثاء کے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔

۱۔ سیف اللہ خان بھائی ۲۔ حبیب اللہ خان ولد فیض اللہ خان مرحوم ۳۔ عذرا فیض بنت فیض اللہ خان مرحوم ۴۔ اصغری بیگم بیوہ فیض اللہ خان مرحوم ۵۔ محمودہ بیگم بیوہ عبدالمجید خان ہمشیرہ

اگر کسی وارث وغیرہ کو کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دیجائے۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

مکرم مشتاق احمد صاحب آف شادیوال ضلع گجرات نے درخواست دی ہے کہ میرے بڑے بھائی محمد انور صاحب وفات پا گئے ہیں قطعہ جات ۱۶/۲ دارالعلوم شرقی ربوہ مرحوم کے نام الاٹ ہیں۔ میرے علاوہ مندرجہ ذیل وارث ہیں

۱۔ چوہدری منور احمد صاحب ۲۔ چوہدری ریاض احمد ۳۔ مسعود احمد ۴۔ ممتاز بیگم ہمشیرہ ۵۔ محمد [illegible] والدہ۔

لہٰذا استدعا ہے کہ پلاٹ مذکورہ بحصہ شرعی تمام ورثاء میں منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دیجائے۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

شرح چندہ

سالانہ چندہ	۱۲۵ء۰۰	روپے
ششماہی	۶۴ء۰۰	"
سہ ماہی	۳۳ء۰۰	"
خطبہ نمبر سالانہ	۳۵ء۰۰	"

ناظمین اطفال متوجہ ہوں

۲۸ جون تا ۴ جولائی "ہفتہ وصولی وقف جدید دفتر اطفال" منائیں جس میں صد فیصد وصولی کی کوشش کریں بعد ازاں مرکز میں رپورٹ ارسال کریں۔

(سیکرٹری وقف جدید اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

دعائے نعم البدل

خاکسار کے بڑے بھائی مکرم چوہدری کنور مبشر احمد صاحب کا پہلا بچہ تقریباً ڈیڑھ ماہ زندہ رہنے کے بعد اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملا۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ والدین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور نعم البدل سے نوازے۔ آمین ط

(حافظ مسعود احمد چک ۵۹۱ ج ب گنگاپور)

اگر آپ مثالی طفل بننا چاہتے ہیں تو؟

● حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو دعا کے لئے لکھتے رہیں ● اپنی جسمانی، ذہنی اور روحانی صحت کا خیال رکھیں ● اجلاسوں میں باقاعدہ شامل ہوں ● مجلس کے تمام پروگراموں میں ذوق و شوق سے حصہ لیں ● اپنا چندہ اپنے ہاتھ سے ادا کریں۔

(سیکرٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

زرعی زمین قابلِ فروخت

۱۴½ ایکڑ اراضی مضافات ربوہ میں جو ربوہ سے ایک میل کے فاصلہ پر جانب شمال مغرب واقع قابل فروخت ہے۔ نہری پانی کے علاوہ سرکاری ٹیوب ویل بھی لگے ہوئے ہیں۔ خواہشمند احباب جلد رابطہ قائم کریں

ن

معرفت اخبار الفضل ربوہ

خوش خبری — — — — — خوش خبری

ماہِ رمضان المبارک میں خصوصی رعایت

نرخوں میں حیرت انگیز کمی

	مارکیٹ نرخ	رعائتی نرخ
سکوائش (ہر قسم)	۱۶-۵۰ روپے	۱۴-۰۰ روپے
روح افزا	۲۰-۰۰ "	۱۹-۰۰ "
دل چسپ و مسور	۸-۰۰ " فی کلو	۶-۰۰ "
مرتبان	۱-۲۵ " فی پونڈ	۱-۰۰ "

نیز ہر قسم کی خرید سٹیشنری، مینا ری و متفرق پر خصوصی رعایت

رمضان کریانہ اینڈ جنرل سٹور گولبازار ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایک اہم تحریک

تحریک جدید کے ذریعے فوت شدہ بزرگوں کا نام زندہ رکھنے کا زرّیں موقعہ

تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان فرماتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا "میری خواہش یہ ہے کہ یہ دفتر (اوّل) قیامت تک جاری رہے اور جو لوگ ایک دفعہ اسلام کی ایک مثالی خدمت کر چکے ہیں ان کا نام قیامت تک نہ مٹنے پائے اور ان کی اولادیں ہمیشہ اُن کی طرف سے چندے دیتی رہیں" نیز فرمایا "اس دفتر (دوم) کو بھی یہی نصیحت کرتا ہوں کہ جو دوست فوت ہو چکے ہیں دفتر دوم کی آئندہ نسلیں اُن کے نام کو زندہ رکھنے کی خاطر یہ عہد کریں کہ کوئی فوت شدہ اس لسٹ سے غائب نہ ہونے دیا جائے گا اور ان کی قربانیاں جاری رہیں گی"

حضور کے ان ارشادات کی تعمیل میں بہت سے احباب مقیم بیرون پاکستان اپنے مرحوم بزرگوں کے ناموں کو زندہ رکھنے کے لئے وعدے لکھوا رہے ہیں اور ادائیگیاں بھی کر رہے ہیں لیکن ابھی اس طرف احباب نے پوری توجہ نہیں دی۔ احباب مقیم بیرون پاکستان سے درخواست ہے کہ اپنے مرحوم بزرگوں کے بارہ میں کوائف لکھ کر وکالت ہذا سے معلومات حاصل کر کے اُن کے نام زندہ رکھنے کے لئے جلد توجہ دیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

اس تحریک میں حصہ لینے کی ایک مثال یہ ہے

زیمبیا سے تازہ اطلاع کے مطابق محترمہ ناصرہ شریف صاحبہ زمبابوے نے اپنے مرحوم بزرگوں کی طرف سے دو صد ڈالر چندہ تحریک جدید میں ادا کیئے ہیں اسی طرح مکرم عبدالباسط شاہد صاحب امیر و مبلغ انچارج نے اپنے والدین کی طرف سے یکصد کواچے کا وعدہ لکھوایا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے بزرگوں کے درجات بلند سے بلند تر فرمائے اور ان مخلصین کی قربانیوں کو قبول فرماتے ہوئے اُن کی توفیق خدمت و قربانی کو بڑھاتا چلا جائے اور ان سے راضی ہو۔

(وکیل المال ثانی تحریک جدید۔ ربوہ)

ایف اے، ایف ایس سی کے طلبہ کے لئے

فری کوچنگ کلاس

حسب سابق امسال بھی موسم گرما کی تعطیلات کے دوران ایف اے، ایف ایس سی کے طلبہ کے لئے فری کوچنگ کلاس مورخہ ۱۸ جون ۱۹۸۳ء سے ایوان محمود ربوہ میں شروع ہو رہی ہے۔ کلاس میں شرکت کے خواہشمند طلبہ سے درخواست ہے کہ وہ ۱۸ جون سے قبل ایوان محمود پہنچ کر اپنی رجسٹریشن کروالیں۔

محمد احمد اشرف
منتظم اعلیٰ۔ فری کوچنگ کلاس

لاہور کے میڈیکل کالجز میں نئے داخل ہونے والے طلبہ کے لئے

ضروری اعلان

امسال لاہور کے میڈیکل کالجز میں داخلہ لینے والے احمدی طلبہ کی خدمت میں دلی مبارکباد پیش ہے۔ براہ کرم فوری طور پر مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں تاکہ داخلے کے وقت نیز دوران تعلیم اُن کی ہر ممکن راہنمائی اور مدد کی جا سکے۔

۱۔ سہیل مقصود — ۳۔ بی ڈیوس روڈ لاہور۔ فون ۳۰۶۶۱۱
۲۔ افضال الرحمٰن — ۴۔ واپڈا کالونی اپر مال لاہور۔ فون ۸۷۳۱۹۸

محمد احمد اشرف
دارالحمد ۱۳۴۔ اے نیو مسلم ٹاؤن۔ لاہور۔ ۱۶

رمضان المبارک کا خاص تحفہ
کتاب مارکیٹ میں آگئی ہے

تحفۃ الصیام

مرتبہ:۔ حافظ مظفر احمد استاذ الحدیث جامعہ احمدیہ

رمضان المبارک کے احکام و مسائل اور برکات و فضائل کے بارہ میں نہایت مفید جامع اور ایمان افروز درس حدیث کا سلسلہ جو انتیس ۲۹ دلچسپ معلوماتی اور تحقیقی مضامین پر مشتمل ہے اور قرآن و حدیث، ارشادات حضرت مسیح موعودؑ و خلفائے احمدیت نیز فقہاء و علمائے امت کے اقوال کی روشنی میں نہایت محنت اور عرقریزی سے مرتب کیا گیا۔ قریباً دو صد صفحات کی یہ کتاب نورالدین اکیڈمی نے شائع کر دی ہے۔

قیمت ۸/- روپے

منگوانے کا پتہ:۔ سید فہیم شاہ ۱۶/۴۶ دارالرحمت وسطی ربوہ

ربوہ کے بک سٹالوں پر کتاب دستیاب ہو گی۔ نیز مخزن الکتب العلمیہ سے بھی منگوائی جا سکتی ہے۔ احباب رمضان کے مبارک ایام میں استفادہ فرمائیں۔

اشد ضروری اعلان

فضل عمر ہسپتال جو سلسلہ کا مرکزی ادارہ ہے اسکی کئی آسامیاں خصوصاً سٹاف نرس کی خالی پڑی ہیں۔ ہسپتال کا کام اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت بڑھ گیا ہے جس کے لئے ان آسامیوں کو فوری طور پر پُر کرنا درکار ہے۔ اس سلسلہ میں فضل عمر ہسپتال کی طرف سے کافی عرصہ سے الفضل میں بار بار اعلان بھی ہو رہے ہیں مگر دوستوں کی توجہ اس طرف نہیں ہوئی۔ خاکسار یہ عرض کرنا چاہتا ہے کہ ابتداء میں جب ہسپتال شروع ہوا تو حضرت مصلح موعودؓ کی بھی شدید خواہش تھی کہ احباب جماعت مرکز کے اس ضروری صیغہ میں آکر خدمت کریں۔ حضرت مصلح موعودؓ کی اس خواہش کے پیش نظر خاکسار احباب جماعت خصوصاً سٹاف نرسوں کی خدمت میں گزارش کرتا ہے کہ وہ فوری طور پر اپنی خدمات ہسپتال کیلئے پیش کریں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

آسامیاں معہ گریڈ درج ذیل ہیں:۔

نام آسامی	تعداد آسامی	گریڈ
سٹاف نرس	۳ آسامیاں	۹۸۰-۳۰-۸۳۰-۲۸-۵۵۰-۲۴-۴۳۰
میل نرس	۳ "	" " " "
ایپریشن روم اسسٹنٹ	۱ آسامی	۷۵۰-۲۲-۶۴۰-۱۸-۵۱۴-۱۶-۳۷۰
ایپرنٹس	۳ آسامیاں	بالمقطع ۲۰۰/-
بیلدار	۱ آسامی	۳۲۵-۸-۳۶۵-۱۰-۵۱۵ معہ ۷۵/- روپے مہنگائی الاؤنس
مددگار کارکن	۱ "	۳۲۵-۸-۳۶۵-۱۰-۵۱۵
وارڈ اردلی	۲ آسامیاں	" " " "

ضروری نوٹ:

مندرجہ بالا گریڈ کے علاوہ صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے منظور شدہ مراعات یعنی امداد موسم سرما اور امدادی گندم بھی ملے گی۔

ڈاکٹر مرزا منور احمد
(چیف میڈیکل آفیسر۔ فضل عمر ہسپتال ربوہ)

ولادت باسعادت

میرے بیٹے عزیزم منور احمد ایم ایس سی کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے دو لڑکیوں کے بعد ۲۵ مئی ۱۹۸۳ء کو لڑکے سے نوازا ہے الحمدللہ۔ نومولود کا نام مطیع الرحمان تجویز کیا گیا ہے۔ نومولود میرا پہلا پوتا ہے۔ درخواست دعا ہے کہ اللہ کریم بچے کو صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ ہم سب کیلئے قرۃ العین اور خادم دین بنائے۔ (آمین ثم آمین)

(منظور احمد "العمر" دارالرحمت وسطی۔ ربوہ)